Dar ul Ifta Al Furqan



دارالافتاالفرقان

AL Furqan Institute of Quranic Studies

نیوزلیٹر جُمادَی الأُولیٰ 1433 ہجری

24-C, Lane #14, Stadium Commercial Street#14 Khayaban-e-Mujahid,Phase V, Defence, Karachi
Ph: 021-35844601, Fax: 021-35844602 , e-mail: daraliftaalfurqan@gmail.com



استخارہ

استخارہ کی حقیقت

استخارہ ایک مسنون عمل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اس کی بہت تاکید فرمائی ہے، لیکن آجکل استخارہ کے بارے میں لوگوں کی سوچ اور نظریہ وہ نہیں رہا جو کہ احادیث اور اسلاف سے ثابت ہے بلکہ اس میں طرح طرح کی عملی اور نظریاتی تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں، اس نیوز لیٹر میں اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ احادیث کی روشنی میں استخارہ کی حقیقت اور اس کے اہم پہلوؤں کو واضح کیا جائے۔

استخارہ کی اہمیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے، جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔۔۔الحدیث، (بخاری ترمذی اور ابوداؤد)۔

ف: قرآن کی سورت کی طرح سکھانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو اپنی عام زندگی میں استخارہ کی ضرورت اسی طرح ہے کہ جس طرح نماز پڑھنے کیلئے ایک مسلمان کو قرآن کی سورتیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بعض روایات میں آتا ہے کہ وہ چیز جو صحابہ قرآن کی طرح سیکھتے تھے، وہ استخارہ کے علاوہ کچھ اور نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص استخارہ کرتا ہے، وہ ناکام نہیں ہوتا، اور جو مشورہ کرتا ہے وہ شرمندہ نہیں ہوتا، اور جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ فقیر نہیں ہوتا"۔ (مجمع الزوائد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انسان کی سعادت اور خوش بختی میں سے ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے استخارہ کرے" (غایۃ المقاصد، اتحاف) اور ایک روایت میں اس کا اضافہ بھی ہے کہ: "انسان کی ایک بدبختی یہ ہے کہ اللہ سے خیر طلب نہ کرے" (حاکم)

استخارہ کا مطلب

استخارہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنا، خیر کی دعا مانگنا، لوگوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ استخارہ عملیات کی طرح کی کوئی چیز ہے، کہ جس طرح دیگر ضروریات کیلئے لوگ عملیات کرتے کراتے ہیں اسی طرح ایک عمل استخارہ بھی ہے، حالانکہ استخارہ در حقیقت دعاء ہے، جس طرح انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی آخرت اور دنیا کی ضرورتیں مانگتا ہے، بالکل اسی طرح کوئی کام انسان کرنے جارہا ہو اور اس کے کرنے یا نہ کرنے میں اس کو تردد ہو یا تردد نہ بھی ہو، تو اس میں اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا، اور یہ دعاء کرنا کہ اے اللہ اگر یہ کام میرے حق میں بہتر ہے تو مجھ سے یہ کام کروالے اور اسے میرے حق میں بہتر اور برکت والا بنادے، اور اگر میرے حق میں بہتر نہیں ہے تو اس کام کو مجھ سے ٹال دے، یہ دعاء مانگنا ہی استخارہ ہے، اس کے علاوہ کچھ اور نہیں، ہاں! اس کا ایک سنت طریقہ ہے جو حدیث میں آیا ہے اور کچھ آداب ہیں جو محدثین نے بیان کیئے ہیں، جن کا اہتمام کرتے ہوئے اس دعاء کو مانگا جائے، تو اسی کو استخارہ کا عمل کہا جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو باتیں ارشاد فرمائی ہیں، ایک تو یہ کہ دو رکعت نفل پڑھو، اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرو، اور پھر دعاء کے الفاظ سکھادیئے۔ اس حدیث میں نہ کسی وقت کی قید ہے اور نہ اس بات کا ذکر ہے کہ رات کو کیا جائے، اور نہ کسی طرح کے خواب یا اشارہ ملنے کا ذکر ہے۔

استخارہ کا وقت

حدیث میں استخارہ کا کوئی وقت متعین نہیں فرمایا گیا، معلوم ہوا کہ استخارہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، دن میں بھی استخارہ ہو سکتا ہے اور رات میں بھی استخارہ ہو سکتا ہے، اسی طرح کوئی دن بھی خاص نہیں ہے، بلکہ جس وقت بھی ضرورت پڑے استخارہ کیا جا سکتا ہے، البتہ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے یا منع ہے ان میں استخارہ کی نماز بھی پڑھنا منع ہے۔ عام طور پر رات کو سونے سے پہلے جو استخارہ کرنے کا کہا جاتا ہے وہ اس وجہ سے وہ وقت سکون کا ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا آسان ہوتا ہے۔

مسنون استخارہ بہت آسان ہے

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسنون استخارہ بہت آسان ہے، اس میں کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں، کوئی وقت مقرر نہیں، کوئی تعداد مقرر نہیں، بلکہ اسے انسان اپنے ہر چھوٹے بڑے کام میں اپنا سکتا ہے، اور اپنانا چاہیئے۔

استخارہ کن امور میں ہوتا ہے

جو کام کرنا شرعاً ضروری ہے ان میں استخارہ نہیں کیونکہ ان میں خیر ہی خیر ہے، اور جو شرعاً ممنوع ہے اس کے کرنے کیلئے بھی استخارہ نہیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی شر ہے، البتہ جو کام شرعی طور پر ضروری نہیں منع بھی نہیں، ایسے کاموں میں استخارہ کرنا مسنون ہے، اور ایسے کاموں کی ایک لمبی فہرست ہے، ان تمام کاموں میں استخارہ کیا جا سکتا ہے، عام طور پر لوگوں کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ صرف زندگی کے بڑے بڑے کاموں میں استخارہ ہوتا ہے، یہ بات تو ٹھیک ہے کہ کم از کم بڑے اہم کاموں میں استخارہ کرنا چاہیئے، بالخصوص نکاح کے معاملہ میں کہ ایک روایت میں خاص طور پر نکاح کے معاملہ میں استخارہ کا ذکر ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دیگر کاموں میں استخارہ مسنون نہیں، بلکہ ہر

کام میں استخارہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح جو کام شرعاً ضروری ہیں ان کے کرنے یا نہ کرنے میں تو استخارہ نہیں ہے لیکن ان کس طرح کرنا ہے یا کس وقت کرنا ہے اس کے بارے استخارہ کیا جا سکتا ہے، مثلاً حج کے سفر کیلیئے استخارہ کرنا کہ کس طرح سفر کیا جائے، یا زکوٰۃ کے بارے میں استخارہ کرنا کہ فلاں شخص کو دوں یا نہیں، یا قربانی کیلیئے استخارہ کرنا کہ کونسا جانور ذبح کروں، اس طرح کے امور میں استخارہ کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ثواب کے جو مختلف کام ہیں ان میں اس بات کیلیئے استخارہ کیا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کونسا عمل اختیار کیا جائے۔

استخارہ کب تک کرے

یہ بات گزر گئی کہ استخارہ بعد خواب آنا یا کسی اشارہ کا ملنا ضروری نہیں، حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے، لہٰذا استخارہ کرنے کے بعد کسی خواب یا اشارہ کے انتظار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جس صورت پر دل مطمئن ہو جائے اس کو اختیار کر لے، البتہ اگر کسی بات پر دل مطمئن نہیں ہو رہا ہو تو بار بار استخارہ کرتا رہے، ایک روایت میں سات مرتبہ تک استخارہ کرنے بھی ذکر ہے (مرقاۃ)

استخارۃ خود کرنا سنت ہے

احادیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ استخارہ ایک دعاء ہے، لہٰذا انسان جس طرح اپنے لیئے خود دعائیں مانگتا ہے اسی طرح اسے استخارہ بھی خود کرنا چاہیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سکھایا ہے، اور بہتر عمل وہی ہے جو سنت کے مطابق ہو۔ البتہ جیسے اللہ کے مقبولین بندوں سے دعاء کروائی جاتی ہے، اس طرح اپنے لیئے ان سے استخارہ بھی کروالیا جائے کہ یہ اللہ کے نیک بندے ہیں یہ میرے لیئے اللہ سے خیر طلب کر لیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دل میں جو بات ڈالدیں اس میں میرے لیئے خیر ہو جائے تو اس کی بھی اجازت ہے۔ لیکن خود استخارہ نہ کرنا بلکہ صرف دوسروں سے کروانا، یہ سنت طریقہ کے مطابق نہیں۔

آجکل لوگ عاملوں کے ذریعہ استخارہ کرواتے ہیں اور اس کو استخارہ نکلوانا کہتے ہیں، جیسے کہ فال نکلوائی جاتی ہے، یہ نظریہ بالکل غلط ہے یہ فال کی طرح کی کوئی چیز نہیں یہ ایک دعاء ہے، اسی طرح آجکل غیر مسلم عامل بھی استخارہ کر کے دیتے ہیں، حالانکہ غیر مسلم سے استخارہ کروانا درست نہیں ہے۔

استخارۃ کے ساتھ مشورہ اور غور وفکر کا اہتمام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نصیحت کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے امور میں تدبر اختیار کرو، اگر اس کا انجام اچھا سمجھ آئے تو اسے کر گزرو، اگر اس کا انجام باعث ندامت ہو تو اس سے رک جاؤ۔ مصنف عبد الرزاق میں اس حدیث کو استخارہ کے بیان میں ذکر کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استخارہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے فہم وفرست کو استعمال کرتے ہوئے اس کام کے نتائج اور انجام پر غور بھی کرنا چاہیئے۔ نیز اس کام کے بارے میں سمجھدار اور اہل محبت حضرات سے مشورہ بھی کرنا چاہیئے، چنانچہ احادیث میں مشورہ کی ترغیب مستقل طور پر وارد ہوئی ہے۔

استخارہ کا طریقہ

وضوء کر کے دو رکعت استخارہ کی نیت سے پڑھیں، اس میں کوئی خاص سورت متعین نہیں، البتہ مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھ لیں، اور استخارہ کی مناسبت سے یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون کے بعد سورۃ القصص کی یہ آیات تلاوت کریں

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَـرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ

اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کے بعد سورۃ الاحزاب کی یہ آیت تلاوت کریں:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُه اَمْراً اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِم وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيْناً (بحوالہ فتح الباری)

پھر نماز پڑھنے کے بعد دعاء کریں اس طرح کہ پہلے اللہ کی حمد وثناء کریں (بیہقی) پھر یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْـرُ كَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ واَسْاَ لُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَ قْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَ عْلَمُ و اَ نْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں اپنی حاجت کا دل میں دھیان کریں) خَيْـرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَمَعَادِیْ وعَاقِـبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ ويَـسِّرْهُ لِیْ وبَارِكْ لِیْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الاَمْرَ (یہاں اپنی حاجت کا دل میں دھیان کریں) شَرٌّ لِیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّـیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهٖ.

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ (اپنے حق میں) بہتری چاہتا ہوں، اور قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے، اور تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ آپ قدرت رکھتے ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا، اور آپ کو علم ہے اور مجھے علم نہیں، اور آپ غیب کی باتوں کو خوب جاننے والے ہیں۔ اے اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے لیئے میرے دین میں اور میری دنیا وآخرت میں اور انجام کے حق میں بہتر ہے تو اسے میرے بس میں کر دے اور میرے لیئے آسان کر دے اور اس میں مجھے برکت عطا فرما، اور اگر آپ کے علم کے مطابق میرے لیئے میرے دین اور میری دنیا کے انجام کے حق میں مضر ہے تو اس کام کو میرے (سر) سے ٹال دے اور مجھے اس سے بچالے اور مجھے بھلائی عطا کر جہاں بھی ہو، اور پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

مختصر استخارہ

اگر کوئی کام ایسا آگیا ہے کہ جسے فوری طور پر انجام دینا ہے، اور نماز پڑھنے اور لمبی دعاء پڑھنے کا وقت نہیں تو یہ دعاء پڑھ لے :

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِىْ وَاخْتَرْ لِىْ وَلَا تَكِلْنِىْ اِلىٰ اِخْتِيَارِىْ (مرقاۃ)

نکاح کیلئے استخارہ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَ قْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَ نْتَ عَلَّامُ الغُيُوْبِ فِاِنْ رَاَ يْت لِىْ فُلَانَةً (فلانہ کی جگہ لڑکا لڑکی کا نام لے،اور لڑکی لڑکے کا نام لے) خَيْراً لِّىْ فِىْ دِيْنِــىْ وَدُنْيَاىَ وَآخِرَتِىْ فَاقْدِرْهَا لِىْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَهَا خَيْراً لِّىْ فِىْ دِيْنِــىْ وَدُنْيَاىَ وَآخِرَتِــىْ فَاقْدِرْهَا لِىْ (بیہقی شریف)

(لڑکی خط کشیدہ الفاظ یوں کہے:

فَاقْدِرْهُ لِىْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَهُ خَيْراً لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَاىَ وَآخِرَتِىْ فَاقْدِرْهُ لِىْ

اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

☆☆☆☆☆

وما علينا الا البلاغ المبين

الداعي: رفقاء وانتظامیہ دارالافتاء الفرقان